شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

خوبصورت آنکھ

اورانسان کتنا بے وقوف ہے کہ دنیا کے اس قبرستان میں کھڑے ہوکر اپنے آپ پر اتراتا ہے......اور سب سے زیادہ تعجب کی بات یہی ہے کہ ہم روز دوسروں کو مرتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن زندگی اس طرح گزارتے ہیں جیسے خود کبھی نہیں مریں گے۔

ایک دفعہ باباجی فریدؒ اپنے سیلانی دور میں ایک بستی میں سے گزرے......دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت ایک غریب عورت کو ماررہی ہے......باباجی نے وجہ دریافت کی......پتا چلا یہ امیر عورت ایک عشرت گاہ کی مالکہ ہے اور غریب اس کی ملازمہ......اس دن ملازمہ نے مالکن کی آنکھوں میں کاجل ڈالا' اس کے ساتھ کوئی ریت کا ذرہ بھی چلا گیا جو اس کی آنکھوں میں بڑا تکلیف دہ لگا۔ اس لیے اس نے ملازمہ کو مارا......باباجی اپنے سفر پر گامزن ہوگئے......ایک مدت کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا اور اسی بستی کے قبرستان میں قیام کے دوران' باباجی نے ایک عجیب منظر دیکھا......ایک چڑیا نے ایک انسانی کھوپڑی میں بچے دے رکھے تھے......وہ چڑیا آتی اور چونچ میں دانہ دنکا لاکر بچوں کو کھلاتی......بچے کھوپڑی کی آنکھ سے منہ باہر نکالتے اور خوراک لے کر اندر چلے جاتے......انسانی کھوپڑی کا یہ مصرف باباجی کو عجیب سا لگا......سوچتے سوچتے انہیں نیند آگئی......رات کو خواب میں دیکھا کہ یہ اسی خوبصورت عورت کی کھوپڑی ہے جو آنکھ میں ریت کا ذرہ برداشت نہ کرسکی تھی......آج اس کی آنکھوں میں چڑیا کے بچے بیٹھے ہیں......باباجی نے شلوک کہا:

جن لوئیں جگ موہیا سو لوئیں میں ڈِٹھ
کجرا ریکھ نہ سہندیاں تے پنچھی سوئے بِٹھ

جو آنکھیں ایک جہان کے لیے پرکشش تھی' وہ آج میں نے دیکھیں......کل آنکھ میں ریت کا ذرہ برداشت نہ ہوسکا تھا۔ آج پرندے کے بچے ان آنکھوں میں بیٹ کررہے ہیں......باباجی کی زبان پر بے اختیار قرآن مجید کی یہ آیت جاری ہوگئی:

یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ

''اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔''

☆......☆......☆